تو ہر طرح' ہر نوعیت اور ہر معیار و انداز کے کالم لکھے جا رہے ہیں' بلکہ کالم نگاری ایک الگ صنف بن گئی ہے اور کالم نگار اتنی سیاسی اہمیت اختیار کر گئے ہیں کہ بڑے بڑے سیاست دان' کالم نگاروں سے مناسب رابطہ رکھنے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں--- رضی الدین سید کسی بڑے اخبار کے اس نوعیت کے معروف کالم نگار نہیں۔ ان کے کالم ان کے زخمی اور حساس دل کی پکار ہوتے ہیں اور گاہے بہ گاہے ملک کے مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع ہوتے ہیں۔ اپنے ۴۱ کالموں کو انھوں نے اس کتاب میں پیش کر دیا ہے۔

کالموں کے موضوعات میں بڑی وسعت اور تنوع ہے۔ خود ہی انھوں نے سیاسی' سماجی' مذہبی' فکری اور متفرق عنوانات میں ان کو تقسیم کیا ہے اور ان میں موجودہ پاکستانی معاشرے کے سب ہی پہلو زیر بحث آ گئے ہیں۔ معاشرہ آج جن تکلیف دہ مسائل کا شکار ہے' تجزیہ کیا جائے تو ان کا ایک سبب تو عوام کی اپنی مسلمہ اقدار سے دُوری ہے۔ دوسرے' ملک کا اقتدار ایسے عناصر کے ہاتھوں میں ہے جو مسائل کے حل کے بارے میں لاپروا ہیں اور مغرب کی نقالی ہی کو معراج سمجھتے ہیں۔ بعض عنوانات سے کالم کی نوعیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے' مثلاً: علامہ اقبال بھی آج القاعدہ کے رکن شمار کیے جاتے--- اگر جاپان کے پڑوس میں ہندستان ہوتا--- اگر حج کی ادایگی پاکستان میں ہوتی--- وغیرہ۔

کتاب دل چسپ ہے اور ایمانی جذبے کی آبیاری کرتی ہے۔ رضی الدین سید انگریزی اور اُردو دونوں میں لکھتے ہیں' کئی کتابوں کے ترجمے کیے ہیں۔ ان کی اصل دل چسپی صہیونیت کے بارے میں احادیث نبویؐ کی پیش گوئیوں پر تحقیقات سے ہے۔ (مسلم سجاد)

آئینۂ کردار' ڈاکٹر زاہد منیر عامر۔ ناشر: شیخ زاید اسلامک سنٹر' پنجاب یونی ورسٹی' لاہور۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

کردار اور بنی آدم ساتھ ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ انسان تخلیق کیا گیا تو اس کا کردار بھی متعین کر دیا گیا کہ انسان کی اچھائی یا برائی کا انحصار اس کے کردار پر ہوگا۔

آئینۂ کردار میں تاریخی حوالوں کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ مختلف معاشروں میں اخلاق